''ھٰذا أحب أھل الأرض إلی أھل السماء الیوم''

یہ شخص آج آسمان والوں کے نزدیک زمین والوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔

(تاریخ دمشق ۱۴/۱۸۱ وسندہ حسن، یونس بن ابی اسحاق بریٔ من التدلیس کما فی الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ۲/۶۶ ص ۴۸)

مظلومِ کربلا کی شہادت کا المیہ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو (دیکھا) آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو ناراض کر دیا ہے؟ آپ کی آنکھوں سے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟

آپ نے فرمایا: بلکہ میرے پاس سے ابھی جبریل (علیہ السلام) اٹھ کر گئے ہیں، انھوں نے مجھے بتایا کہ حسین کو فرات کے کنارے قتل (شہید) کیا جائے گا۔

(مسند احمد ۱/۸۵ ح ۶۴۸ وسندہ حسن، عبداللہ بن نجی وابوہ صدوقان وثقہما الجمہور ولا ینزل حدیثہما عن درجۃ الحسن، انظر نیل المقصود فی تحقیق سنن ابی داود: ۲۲۷)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن دوپہر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے، آپ کے ہاتھ میں خون کی ایک بوتل تھی۔ میں نے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے، میں اسے صبح سے اکٹھا کر رہا ہوں۔ (مسند احمد ۱/۲۴۲ وسندہ حسن، دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۱۰ ص ۱۴ح ۱۹، اور شمارہ: ۲۰ ص ۱۸ح ۲۳)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر سخت غمگین تھے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حسین بن علی (رضی اللہ عنہ) موجود تھے اور آپ رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: مجھے جبریل (علیہ السلام) نے بتایا کہ میری امت اسے میرے بعد قتل کرے گی۔

(مشیخۃ ابراہیم بن طہمان: ۳ وسندہ حسن ومن طریق ابن طہمان رواہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق ۱۴/۱۹۲، ولہ طریق

(تاریخ ابن ابی خیثمہ [illegible] وسندہ حسن)

شہر بن حوشب (صدوق حسن الحدیث وثقہ الجمہور) سے روایت ہے کہ جب (سیدنا) حسین بن علی (رضی اللہ عنہ) کی شہادت کی خبر عراق سے آئی تو ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: عراقیوں پر لعنت ہو، عراقیوں نے آپ کو قتل کیا ہے، اللہ انھیں (عراقیوں کو) قتل کرے۔ انھوں نے آپ سے دھوکا کیا اور آپ کو ذلیل کیا، اللہ انھیں ذلیل کرے۔

(فضائل الصحابہ [illegible] والمعجم الکبیر للطبرانی [illegible] وسندہ حسن)

ہلال بن اساف (ثقہ تابعی) سے روایت ہے کہ (سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ) شام کی طرف یزید (بن معاویہ بن ابی سفیان) کی طرف جا رہے تھے، کربلا کے مقام پر انھیں عمر بن سعد، شمر بن ذی الجوشن اور حصین بن نمیر وغیرہم کے لشکر ملے۔ (امام) حسین نے فرمایا: مجھے یزید کے پاس جانے دو تاکہ میں اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دوں (بیعت کرلوں) انھوں نے کہا: نہیں، ابن زیاد کے فیصلے پر اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو۔

(کتاب المحن [illegible] وانساب الاشراف للبلاذری [illegible] و[crossed out] الی ہلال بن اساف بہ مختصراً)

الحدیث: 108 — 34 — ماہنامہ الحدیث حضرو شمارہ 108 صفحہ 34

۱: انساب الاشراف کے مطبوعہ نسخے کی اصل سند نامعلوم ہے۔
۲: بلاذری سے اس کتاب کے راوی کا نام معلوم نہیں۔
۳: انساب الاشراف کی کئی روایات صحیحین وغیرہما کی احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے منکر و مردود ہیں۔

حافظ زبیر علی زئی (۱۳/ جون ۲۰۱۳ء)

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو جب شہید کیا گیا تو آپ کا سرِ مبارک عبید اللہ بن زیاد (ابن مرجانہ، ظالم مبغوض) کے سامنے لایا گیا تو وہ ہاتھ کی چھڑی کے ساتھ آپ کے سر کو کریدنے لگا۔ یہ دیکھ کر سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حسین (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ (دیکھئے صحیح بخاری ۳۷۴۸)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی (عراقی) نے مچھر (یا مکھی) کے (حالتِ احرام میں) خون کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اسے دیکھو، یہ (عراقی) مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسے) کو قتل (شہید) کیا ہے۔

(صحیح بخاری: ۵۹۹۴، ۳۷۵۳)

سعد بن عبیدہ (ثقہ تابعی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے (سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا، آپ ایک کپڑے (بردہ) کا جبہ (چوغہ) پہنے ہوئے تھے۔ عمرو بن خالد الطہوی نامی ایک

شخص نے آپ کو تیر مارا جو آپ کے چوٹے سے لٹک رہا تھا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۲۱۳/۱۴ وسندہ صحیح)

شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی زوجہ اُم سلمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس موجود تھا۔ میں نے (سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ) کی شہادت کی خبر سنی تو اُم سلمہ کو بتایا۔ (کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں) انھوں نے فرمایا: ان لوگوں نے یہ کام کر دیا ہے، اللہ ان کے گھروں یا قبروں کو آگ سے بھر دے اور وہ (غم کی شدت سے) بے ہوش ہو گئیں۔

(تاریخ دمشق ۲۲۹/۱۴ وسندہ حسن)

سیدہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا (وفات سنہ ۶۲ھ) نے فرمایا: میں نے جنوں کو (امام) حسین (رضی اللہ عنہ کی شہادت) پر روتے ہوئے سنا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۱/۳ ح ۲۸۶۲، ۱۲۲/۳ ح ۲۸۶۷، فضائل الصحابہ لاحمد ۷۷۶/۲ ح ۱۳۷۳ وسندہ حسن)

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ (۱۰) محرم (عاشوراء کے دن) اکسٹھ (۶۱) ہجری میں شہید ہوئے۔

(دیکھئے تاریخ دمشق لابن عساکر ۲۳۷/۱۴ وھو قول اکثر اہل التاریخ)

ہفتے (سبت) کا دن تھا (تاریخ ابی زرعہ الدمشقی: ۲۳۳ وسندہ صحیح عن ابی نعیم الفضل بن دکین الکوفی رحمہ اللہ)

بعض کہتے ہیں کہ سوموار کا دن تھا۔ (دیکھئے تاریخ دمشق ۲۳۶/۱۴)

بہت سے کفار اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بُرا کہتے رہتے ہیں مگر رب رحیم انھیں دنیا میں مہلت دیتا رہتا ہے مگر جسے وہ پکڑ لے تو اسے چھڑانے والا کوئی نہیں۔

مشہور جلیل القدر ثقہ تابعی ابو رجاء عمران بن ملحان العطاردی رحمہ اللہ نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے مگر صحابیت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ وہ ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی عمر میں، ایک سو پانچ (۱۰۵ھ) میں فوت ہوئے۔

ابو رجاء العطاردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علی اور اہل بیت کو بُرا نہ کہو، ہمارے بلہجیم کے ایک پڑوسی نے (سیدنا) حسین رضی اللہ عنہ کو بُرا کہا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کر دیا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۲/۳ ح ۲۸۳۰ مختصراً وسندہ صحیح)

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں بہت سی ضعیف و مردود اور عجیب

وغریب روایات مروی ہیں جنھیں میں نے جان بوجھ کر یہاں ذکر نہیں کیا۔ دین کا دارومدار صحیح وثابت روایات پر ہے، ضعیف ومردود روایات پر نہیں۔

صد افسوس ہے ان لوگوں پر جو غیر ثابت اور مردود تاریخی روایات پر اپنے عقائد اور عمل کی بنیاد رکھتے ہیں بلکہ بیانگ دہل ان مردود روایات کو "مسلّم تاریخی حقائق" کے طور پر متعارف کرانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

تابعی صغیر ابراہیم بن یزید النخعی نے فرمایا:

اگر میں ان لوگوں میں ہوتا جنھوں نے حسین بن علی (رضی اللہ عنہ) کو قتل (شہید) کیا تھا، پھر میری مغفرت کر دی جاتی، پھر میں جنت میں داخل ہوتا تو میں نبی ﷺ کے پاس گزرنے سے شرم کرتا کہ کہیں آپ میری طرف دیکھ نہ لیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۲/۳ ح ۲۸۲۹ وسندہ حسن)

آخر میں ان لوگوں پر لعنت ہے جنھوں نے سیدنا ومحبوبنا وامامنا الحسین بن علی رضی اللہ عنہما کو شہید کیا یا شہید کرایا یا اس کے لئے کسی قسم کی معاونت کی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں کو سیدنا الامام المظلوم الشہید حسین بن علی، تمام اہل بیت اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت سے بھر دے۔ آمین

سیدنا علی، سیدنا حسین اور اہل بیت سے نواصب حضرات بغض رکھتے ہیں جبکہ شیعہ حضرات ان کے دعویٔ محبت میں صحابہ کرام سے بغض رکھتے ہیں، اہل بیت کی محبت میں غلو کرتے اور ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں۔ یہ دونوں فریق افراط وتفریط والے راستوں پر گامزن ہیں۔ اہل سنت کا راستہ اعتدال اور انصاف والا راستہ ہے۔ والحمد للہ

اہل سنت کے ایک جلیل القدر امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری رحمہ اللہ نے شہادت حسین وغیرہ تاریخی واقعات کو ابو مخنف وغیرہ کذابین ومتروکین کی سندوں سے اپنی تاریخ طبری میں نقل کر رکھا ہے۔ یہ واقعات وتفاصیل موضوع اور من گھڑت وغیرہ ہونے کی وجہ سے مردود ہیں لیکن امام طبری رحمہ اللہ بری ہیں کیونکہ انھوں نے سندیں بیان کر دی

ہیں۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم کے علاوہ حدیث کی ہر کتاب سے صرف وہی روایت پیش کرنی چاہئے جس کی سند اصولِ حدیث اوراسماء الرجال کی روشنی میں صحیح لذاتہ یا حسن لذاتہ ہو ورنہ پھر خاموشی ہی بہتر ہے۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم کی مُسنَد متصل مرفوع تمام احادیث صحیح ہیں۔

وما علینا إلا البلاغ

[الحدیث:۲۶،۲۷]